قسط ۵۷

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

DAR-UL-RAZA

# درسِ حدیث

## موضوع وسیلہ

شیخ طریقت، رہبر شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی
شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ
شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

بالاہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:.....بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (قسط ۵۷)

اسپیکر:.....حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:.....درسِ حدیث (موضوع: وسیلہ)

زیرِ سرپرستی:.....شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:.....شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:.....حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

بااہتمام:.....مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:.....حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:.....10

پبلشر:.....مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

﴿جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں﴾

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل
بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیمo بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم o

یاایھاالذین امنواتقواللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاھدین والشاکرین والحمدللہ رب العالمین

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ o ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما o

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

## درسِ حدیث

ہمارے ہاں اور دوسرے عقیدے والوں کے ہاں بہت سی باتوں میں فرق ہے بہت سے مسائل میں اختلاف ہے۔ اُن تمام مسائل میں ایک مسئلہ ہے وسیلہ پکڑنے کا۔ وہابیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی اور ولی کو وسیلہ نہ بنایا جائے جو آدمی کسی نبی کو یا ولی کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بنائے تو وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے، جیسے ابوجہل ویسے ہی نبی اور ولی کو وسیلہ بنانے والا بھی ابوجہل ہے معاذ اللہ۔

لیکن اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ نبیوں کو، ولیوں کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بنانا

جائز ہے۔ اُن کے وسیلے سے دعا جلد مقبول ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اُن کے وسیلے سے دین اور دنیا کی نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ اِس سلسلے میں قرآن پاک میں آیت بھی ہے اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی حدیث بھی ہے۔ میں صرف حدیث پیش کر رہا ہوں کیونکہ یہ درسِ حدیث کی مجلس ہے اِس لئے صرف حدیث پیش کروں گا۔ سنئے

حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ”بے شک حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قحط سالی میں اِس طرح دعا کی (قحط سالی یعنی بارش نہیں ہوتی تھی، اور کھانے پینے کا سامان کم رہ گیا تھا) اے اللہ! ہم تیری طرف اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ کیا کرتے تھے، اے اللہ! پہلے ہم وسیلہ دیا کرتے تھے تو پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہم کو بارش عطا کیا کرتا تھا، اور ہم اپنے نبی ﷺ کے چچا حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وسیلہ کرتے ہیں تو ہمیں سیراب کر دے۔

روایت کرنے والوں نے یہ بات کی جب حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وسیلہ پیش کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بارش ہوئی اور بارش کی وجہ سے وہ جو قحط سالی تھی، وہ جو پریشانی تھی وہ دور کر دی۔ دوسری روایت سنئے۔

حضرتِ عثمان ابن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرض جو کمزور بینائی کا وہ مرض کہ جس میں آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا تھا۔ آنکھوں میں دیکھنے کی طاقت نہیں تھی، آنکھوں سے نظر نہیں آتا تھا۔ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کیا کہ اللہ سے دعا کیجئے اے میرے پیارے نبی ﷺ مجھے اِس مجبوری سے رہائی دے

دے، مجھے آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ میرے دوستو دیتا سب اللہ ہے، اللہ ہی سب کچھ عطا فرماتا ہے لیکن اللہ سے لینے کے لئے اللہ کے نیک بندوں کا نام، اللہ کے نیک بندوں کا وسیلہ پیش کرنا یہ شروع سے ہی بزرگان دین کا طریقہ رہا ہے۔ آنکھوں میں روشنی دینا اللہ کا کام، آنکھوں میں روشنی اللہ دیتا ہے۔ لیکن آنکھوں کی روشنی لینے کے لئے صحابی اللہ کے نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور دعا کے لئے عرض کیا کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے اِس مجبوری سے نجات دے دے۔ جب سرکارِ دو عالم ﷺ نے یہ سنا تو ارشاد فرمایا کہ اے صحابی اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر تو چاہے تو تو صبر کر تیرے لئے یہ بہتر ہے۔ اے صحابی اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے دعا کروں نہیں تو تو صبر کرلے۔ آنکھ اگر نہیں ہے تو کوئی بات نہیں، ایمان تو ہے۔ تو صبر اللہ تعالیٰ تجھے اجر دے گا۔

لیکن صحابی میرے جانتے ہیں اور اُن کو معلوم ہے کہ آدمی اگر سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں آجائے تو وہ خالی ہاتھ نہیں جاتا۔ صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ میرے لئے دعا کردیجئے۔ راوی نے کہا کہ اُس کو حضور ﷺ نے وضو کرنے کا حکم دیا کہ اچھا تو دعا کے لئے کہتا ہے تو جا اور وضو کرلے، وضو کرنے کا اُس کو حکم دیا۔ اچھی وضو کرو اور پھر جا کر یہ دعا کرو، کیا دعا کرو؟ پھر حضور ﷺ نے خود ہی فرماتے ہیں صحابی سے کہ یہ دعا کرو۔ کیا دعا کرو۔ سنئے

**اللھم انی اسئلك واتوجه اليك بنبيك محمد نبی الرحمة انی توجهت بك الی ربی فی حاجتی هذه لتؤذالی**

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری طرف تیرے نبی پیارے نبی محمد ﷺ جو نبی رحمت ہیں اُن کے وسیلے سے اے اللہ میں تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔

حضور خود وسیلے کی تعلیم دے رہے ہیں، خود بتا رہے ہیں کہ اے آنکھوں کے لئے دعا مانگنے والے وضو کر اور جا کر اللہ سے دعا کر اور اللہ کی بارگاہ میں میرا وسیلہ پیش کر۔

یہ بھی میرے دوستو حدیث ترمذی شریف دوسری جلد ۵۱۵ صفحے پر یہ حدیث ہے۔ اور سنئے

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ ''جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے غلطی ہوگئی، جب آپ سے خطا ہوگئی تو انہوں نے عرض کی، کس نے عرض کی حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اے رب! میں تجھ سے محمد ﷺ کے وسیلے کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت کر دے۔ حضرتِ آدم علیہ السلام پیارے نبی ﷺ کے وسیلے کے ساتھ سوال کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا ''اے پیارے آدم علیہ السلام! تم نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا؟ ابھی تو محمد ﷺ پیدا بھی نہیں ہوئے، ابھی تو صرف تمہیں پیدا کیا اور تم نے انہیں کیسے جان لیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب! جب تو نے مجھے پیدا کیا اور میرے اندر اپنی طرف سے روح پھونکی اور جب میں نے سر اٹھایا تو عرش کے پائیوں اور عرش کے جو پلر ہیں اُن پر لکھا ہوا دیکھا کہ **"لااله الاالله محمد رسول الله"**۔

دیکھئے کیا حدیث ہے۔ اچھا لکھا ہوا دیکھا تو پھر کیا ہوا؟ حضرتِ آدم علیہ السلام عرض کرتے ہیں کہ میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اپنے محبوب کا نام ملایا ہے

تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ ذاتِ گرامی تیری محبوب ہے۔ چنا ہوا بندہ ہے جبھی تو تو نے اپنے نام کے ساتھ اِن کے نام کو بھی ملا لیا ہے۔ تو اللہ نے فرمایا کہ اے آدم علیہ السلام! تم نے سچ کہا۔ اے آدم علیہ السلام وہ آدمی میرے نزدیک مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور سنئے، پیارے آدم جب تم نے اُن کے وسیلے سے سوال کیا ہے تو جا میں نے تیری مغفرت کر دی۔ اور اے پیارے آدم علیہ السلام! اگر میں محمد ﷺ کو پیدا نہ کرتا تو تمہیں بھی پیدا نہ کر کرتا۔

اندازہ کیجئے حدیثوں میں یہ وہ دلائل ہیں جو ہزاروں بار میرے دوستو سنا دیئے گئے۔ ذرا اندازہ کیجئے کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام آدمیوں کے باپ، تمام نبیوں کے باپ، سب سے پہلے انسان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ حضرتِ آدم علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ لیکن اِس کے باوجود حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام وسیلہ پیش کرتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا۔

میرے دوستو! ہم بھی آدمی ہیں اور حضرتِ آدم کی نسل سے ہم پیدا ہوئے، حضرتِ آدم جو ہیں وہ تمام آدمیوں کے باپ ہیں، ہم بھی اُن کی سنت پر عمل کرتے ہوئے، اُن کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے جب بھی کوئی حاجت پیش آتی ہے، جب کوئی پریشانی ہوتی ہے، جب کوئی بداعمالی ہو جاتی ہے، جب خطائیں سرزد ہوتی ہیں تو ہم بھی پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ خدا کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ اعلیٰحضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے عرض کیا کہ

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

اور اعلیٰحضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے دوسرے مقام پر عرض کیا، ارشاد فرمایا

ہوتے کہاں خلیل کہاں کعبہ ومنیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

یارسول اللہ ﷺ آپ پیدا ہوئے تو یہ سب کچھ ہوگیا۔ اگر آپ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔

تو میرے دوستو! اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا حضرتِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پیش کیا تو اب اندازہ کیجئے کہ جب صحابہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا وسیلہ پیش کریں اور جب خود حضرتِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وسیلہ پیش کریں تو ہم تو میرے دوستو رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں، ہم تو اُن کے نام لیوا ہیں اِس لئے ضروری ہے کہ ہم اُن کے نام کا وسیلہ پیش کریں۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

**یااکرم الخلق مالی من الوذبه**
**سواك عند خلول هادی فی العمم**

اے بہترین مخلوق! میرے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں ہے کہ جہاں جا کر میں پناہ لوں۔ سوائے آپ کے یارسول اللہ!

جب ہر طرف سے مصیبتیں آرہی ہوں، ہر طرف سے پریشانیاں ہوں، جب دنیا سے

ہر طرف سے ناامید ہو گیا ہو تو آخری سہارا ہے یارسول اللہ ﷺ کا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! تمام دنیا کے دروازے جب بند ہو جائیں، تمام دنیا والے جب ٹھکرا دیں، جب کوئی سہارا، کوئی راستہ باقی نہ رہے تو آخری سہارا اور آخری راستہ وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے۔

اِس حدیث کو بیہقی نے حاکم نے روایت کیا ہے مواہب لدنیہ میں۔ ایک حدیث اور سن لیجئے۔

حضرتِ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرتِ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ابوطالب کا یہ شعر سنا ''اور قسم ہے اُس گورے چہرے کی جس کے وسیلے سے بادل سے سیرابی طلب کی جاتی ہے۔ وہ پیارے نبی کے متعلق عرض کرتے تھے کہ وہ گورا گورا چہرہ، وہ چاند والا چہرہ جس کے وسیلے سے بادل کے اندر سے بارش ہوتی ہے۔ وہ چہرہ جو یتیموں کا ٹھکانہ ہے، وہ چہرہ جو چھوٹے چھوٹے آدمیوں کے پناہ پکڑنے کی جگہ ہے۔

عمر ابن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم سے سالم نے یہ حدیث بیان کی کہ ''بسا اوقات میں شاعر کا یہ شعر ذکر کرتا اور نبی کریم ﷺ کے چہرے کی طرف نظر کر کے سیرابی طلب کی جاتی۔ عمر ابن حمزہ کہتے ہیں کہ شاعر کا میں یہ شعر پڑھتا اور پیارے نبی ﷺ کے چہرے کو میں دیکھتا، حضور ﷺ کے چہرے پر میری نظر ہوتی اور میں یہ شعر پڑھتا تو اللہ تعالیٰ سرکارِ دو عالم ﷺ کے چہرے کا وسیلہ پکڑنے کی وجہ سے بارش عطا فرما دیتا۔ بارش ہوتی یہاں تک کہ ہر پرنالہ بہنے لگتا جہاں سے پانی نکلتا ہے۔

تو صحابی عرض کرتے ہیں کہ جب ہم یہ شعر پڑھتے اور وسیلہ پکڑتے حضور ﷺ کے چہرے کو دیکھ کر کے تو اتنی بارش ہوتی کہ پرنالہ جو ہے وہ بہنے لگتا۔ ہر طرف بارش ہی بارش ہو جاتی۔

الحمدللہ رب العالمین! اہلسنت و جماعت کو فخر حاصل ہے اور بات میرے دوستو بالکل صحیح ہے کہ اِس مسئلے میں اختلاف کی گنجائش ہی نہیں، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا وسیلہ پکڑنا چاہئے اور اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ تو اُس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ ہم سرکار دو عالم ﷺ کا وسیلہ لیتے ہیں اور پیارے نبی ﷺ کے وسیلے سے ہمارے کام دین میں بھی بنتے ہیں اور دنیا میں بھی بنتے ہیں۔ دونوں جگہوں حضور ﷺ کا وسیلہ ہمیں کام آئے گا۔ اور جو منکر ہیں اُن کو میرے دوستو نہ اِس دنیا میں فائدہ پہنچتا ہے اور نہ ہی آخرت میں فائدہ پہنچے گا۔

ہر آدمی اپنا اپنا حال بیان کرتا ہے، ہم جانتے ہیں کہ قبر میں، حشر میں ہر جگہ حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کا وسیلہ میرے عزیزو، میرے دوستو کام آئے گا۔

# حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وسیلہ سے بارش پڑی!

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ نبیوں کو، ولیوں کو خدا کی بارگاہ میں وسیلہ بنانا جائز ہے۔ اُن کے وسیلے سے دعا جلد مقبول ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اُن کے وسیلے سے دین اور دنیا کی نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ اِس سلسلے میں قرآن پاک میں آیت بھی ہے اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی حدیث بھی ہے۔ میں صرف حدیث پیش کر رہا ہوں کیونکہ یہ درسِ حدیث کی مجلس ہے اِس لئے صرف حدیث پیش کروں گا۔ سنئے

حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ''بے شک حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قحط سالی میں اِس طرح دعا کی (قحط سالی یعنی بارش نہیں ہوتی تھی، اور کھانے پینے کا سامان کم رہ گیا تھا) اے اللہ! ہم تیری طرف اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ کیا کرتے تھے، اے اللہ! پہلے ہم وسیلہ دیا کرتے تھے تو پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہم کو بارش عطا کیا کرتا تھا، اور ہم اپنے نبی ﷺ کے چچا حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وسیلہ کرتے ہیں تو ہمیں سیراب کر دے۔ روایت کرنے والوں نے یہ بات کی جب حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرتِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وسیلہ پیش کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بارش ہوئی اور بارش کی وجہ سے وہ جو قحط سالی تھی، وہ جو پریشانی تھی وہ دور کر دی۔


مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com
DAR-UL-RAZA